

## 145214-مالک مکان کرایہ دار کا سامان غیر ادا شدہ کرایہ کے عوض اہنی تحویل میں لے سکتا ہے؟

### سوال

میرے ہنونی کی ملکیت میں متعدد مکان ہیں، اس سے دو لڑکوں نے ایک مکان کرائے پریا ہوا ہے، اور وہ اکثر مینوں کا کرایہ ادا نہیں کرتے، کچھ عرصہ قبل ان میں سے ایک لڑکے کو پھٹ لیا گیا، اور میرے ہنونی دوسرے لڑکے کے پاس کرایہ وصول کرنے کے لئے گئے، تاہم انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس نے بھی کرایہ ادا نہیں کیا۔ قسم مختصر کے ان لڑکوں کو مکان سے باہر نکال دیا گیا، مکان میں ٹیلی و بیلن اور رسیور تھا تو ہنونی انہیں اپنے گھر لے آیا تاکہ انہیں فروخت کر کے کرایہ کی مدد میں رقم حاصل کر سکے، تو اس اقدام کا کیا حکم ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

اس مسئلے کو فقہائے کرام کی اصطلاحات میں "مسئلۃ الظفر" [کھوئی ہوئی چیز کا مل جانا] کہا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عالم آپ کا دیندار ہے، لیکن آپ اس سے اپنا حق وصول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تاہم آپ کو اس کی کوئی چیز مل جاتی ہے تو کیا آپ کے لئے اپنے حق کے مساوی اس چیز میں سے لینا جائز ہے؟

تو اس مسئلے میں اہل علم کی مختلف آرائیں : کچھ تو اسے جائز کہتے ہیں اور کچھ اس کو حرام گردانہتے ہیں، جبکہ کچھ چند شرائط کے ساتھ اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے آپ : "شرح مختصر حلیل" از خرشی (7/235)، "الفتاوی الکبری" (5/407)، "طرح التتریب" (226/227-8)، "فتح اباری" (5/109)، اور "الموسوعۃ الفقیریۃ" (29/162) دیکھیں۔

اشیع ابن جبرین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"ممکن ہے کہ ہر شخص کے اعتبار سے اس کی صورت تبدیل ہو جاتے : چنانچہ اگر یہ بات واضح ہو کہ دیندار شخص محسن عناد، مال مٹول اور بلا وجہ تاخیر کی بنا پر ادائیگی نہیں کر رہا تو اسے میں [اس کی ملی ہوئی چیز] لینا جائز ہو گا، جبکہ اگر کوئی ایسا سبب موجود ہو جس کی بنا پر اس کی چیز لینا منع قرار پاتا ہو تو پھر لینا جائز نہیں ہو گا، واللہ اعلم" ختم شد

شیخ معترم کی ویب سائٹ سے مأخوذه :

<http://ibn-jebreen.com/ftawa.php?view=vmasal&subid=9518&parent=786>

نیز پہلے سوال نمبر : (27068) کے جواب میں گزرنچا ہے کہ اگر عالم شخص کی کوئی چیز مظلوم کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اپنا حق بنا کسی زیادتی کے لئے سکتا ہے، اور وہاں پر اسی موقف کو راجح قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ اگر مالک کا حق کرایہ کی مدد میں ثابت شدہ ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف یا حکمگزاری ایسا بھی نہیں پایا جاتا، کرایہ دار سے کوئی لڑائی بھی نہیں ہے، تو پھر کرایہ دار کے مال میں سے اپنے کرایہ کی رقم کے برابر سامان لے سکتا ہے۔

لیکن اگر دونوں میں کرایہ کے استحقاق میں ہی اختلاف اور حکمگزاری ہے تو ان میں فیصلہ قضی ہی کرے گا۔

اگر ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ مالک مکان کے لئے ٹیلی ویژن اور سیور لینا جائز ہے تو پھر بھی مالک مکان اسے کسی حرام کام میں استعمال نہیں کر سکتا، مثلاً کہ اس ٹیلی ویژن کو فلموں اور ڈراموں جیسی حرام چیزوں اور فحاشی پھیلانے والی اشیاء میکھنے میں استعمال کرے، مالک مکان کے لئے ان کے ذریعے مسلم گھرانوں میں برا بیان پھیلانا جائز نہیں ہوگا، بلکہ یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اس ٹیلی ویژن کو کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرے جس کے بارے میں غالب گمان یہی ہو کہ وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے گا۔

جیسے کہ ذاتی فتویٰ کیمیٰ کے فتاویٰ (109/13) میں ہے کہ:

"جس چیز کو حرام کام کے لئے استعمال کیا جائے یا اس چیز کا غالب استعمال حرام کام میں ہو تو پھر ایسی چیزوں میں بنا، درآمد کرنا، فروخت کرنا اور مسلمانوں میں اسے عام کرنا حرام ہے" ختم

شد

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے میں:

"ٹیلی ویژن جب کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جائے جو اسے مباح کام میں استعمال کرے مثلاً: ایسے لوگوں کو فروخت کرے جو لوگوں کے لئے مفید و یہ پیش کرتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر ٹیلی ویژن عوام انس میں فروخت کرے تو اس کی وجہ سے اسے گناہ ہو گا؛ کیونکہ اکثر لوگ ٹیلی ویژن حرام کاموں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس میں دو رائے نہیں ہے کہ ٹیلی ویژن میں دکھانی جانی والی اشیا مباح بھی ہیں، مفید بھی ہیں اور ان میں حرام اور نقصان دہ چیزوں بھی ہوتی ہیں، لیکن اکثر لوگ ان دونوں میں فرق نہیں کرتے۔" انتصار کے ساتھ اقتباس مکمل ہوا

اللقاء الشری (1/49)

واللہ اعلم